9
ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۸ر اگست سنہ ۱۹۵۹ء
ہدیہ چار آنے
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۰ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

تشہد کے بعد کی دعا

عن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ بعد التشہد احسن الکلام کلام اللہ و احسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ النسائی)

ترجمہ۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے۔ احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سلام کے بعد کی دعا

عن ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلاتہ استغفر ثلثا و قال اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیر کر ایک جانب بیٹھتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے اور پھر یہ کہتے۔ اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد (متفق علیہ)

ترجمہ۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد۔

نماز کے بعد کیا کہنا بہتر ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلثا و ثلثین و حمد اللہ ثلثا و ثلثین و کبر اللہ ثلثا و ثلثین فتلک تسعۃ و تسعون و قال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیئ قدیر غفرت خطایاہ و ان کانت مثل زبد البحر (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ یعنی کل ننانویں ۹۹ مرتبہ اور سو کی تعداد کو پورا کرنے کے لئے یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیئ قدیر تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ وہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

عن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر و دبر الصلوٰۃ المکتوبات (رواہ الترمذی)

ترجمہ۔ ابوامامہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یا رسول اللہ کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ فرمایا رات کے درمیانی حصہ میں جو آخری رات کے قریب ہو اور فرض نمازوں کے بعد

صبح وعصر کے بعد ذکر الٰہی کی فضیلت

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ انسؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک ایسی قوم کے ساتھ نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں۔ میرے نزدیک حضرت اسمٰعیل پیغمبر کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک ایسے لوگوں میں میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔

اشراق کا بیان

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ و عمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ (رواہ الترمذی)

ترجمہ۔ انسؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی۔ اور وہ سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا خدا کا ذکر کرتا رہا اور سورج نکلنے پر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرے کا۔ پورے حج اور عمرے کا۔ پورے حج اور عمرے کا۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۵ | جمعۃ المبارک مورخہ ۲۲ صفر المظفر ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۵۹ عیسوی | شمارہ ۱۶

ردّی کی خرید و فروخت

ہمارے مُلک میں کچھ عرصہ سے اخبار و رسائل وغیرہ کی ردّی کی خرید و فروخت ایک مستقل کاروبار بن گیا ہے۔ اس کام کے لئے ہر جگہ تھوک و پرچون کی بے شمار دُکانیں ہیں ان دُکانوں کو ردّی فراہم کرنیوالے لاتعداد افراد دن بھر گلی کوچوں میں ردّی حاصل کرنے کے لئے پھرتے نظر آتے ہیں۔ سارے ملک میں شاید ہی کوئی ایسا گھر ہوگا۔ جہاں کوئی اخبار یا رسالہ نہ آتا ہو۔ اگر کوئی گھر ان دونوں سے محروم ہے تو وہاں کاپیوں اور کتابوں کی ردّی نکل آتی ہے۔ اور ہر گھر کی مستورات ردّی فروخت کرتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ گویا ردّی کی خرید و فروخت میں بالواسطہ یا بلا واسطہ ہر پاکستانی شریک ہے۔

آیئے اب ہم غور کریں کہ اس کاروبار میں دینی لحاظ سے کوئی خطرہ تو نہیں ہے۔ ردّی میں فروخت ہونے والے اخبار اور رسائل کتابوں اور کاپیوں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی درج نہ ہوں۔ ہفت روزہ خدام الدین لاہور اور اس قسم کے دوسرے دینی رسائل میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی متن اور ان کے تراجم ہی درج ہوتے ہیں۔ ان اخبار و رسائل کتابوں اور کاپیوں کو ردّی میں خریدنے والے دُکاندار ان کی پُڑیہ بنا کر ان میں گاہکوں کو سودا دیتے ہیں۔ یہ گاہک پُڑیہ کے کاغذ کو بے احتیاطی سے زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی جو توہین ہوتی ہے اس میں ردّی کے تھوک و پرچون فروش ردّی فروخت کرنے والی مستورات اور ان کو منع نہ کرنے والے مرد ردّی کاغذ کی پُڑیہ میں سودا لانے والے مرد اور عورتیں سب اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب کسی قسم کا سادہ کاغذ زمین پر پڑا دیکھتے تو اس کو اٹھا لیتے اور فرماتے کہ یہ وہی کاغذ ہے جس پر قرآن مجید چھپتا ہے۔ اس کو زمین پر نہیں پھینکنا چاہیئے۔ ہمارے بزرگوں کا تو یہ عمل اور ہماری یہ حالت کہ "خدام الدین" بھی ردّی میں فروخت کر دیتے ہیں حالانکہ اس کا کوئی صفحہ بھی قرآن مجید کی آیات اور احادیث اور یا ان کے تراجم سے خالی نہیں ہوتا۔ حال ہی میں ہمیں بعض مقامات سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ "خدام الدین" ردّی میں فروخت کیا جاتا ہے اور دُکاندار اس کی پُڑیہ بنا کر ان میں سودا بیچتے ہیں۔

ہم نے پہلے بھی قارئین کرام کی توجّہ اس طرف مبذول کرائی تھی۔ لیکن ان پر معتدبہ اثر نہیں ہوا۔ ہم ایک بار پھر ان کو اس فعل کے مضرات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری ان سے یہی درخواست ہے کہ اخبار و رسائل کتابوں اور کاپیوں کی ردّی ہرگز فروخت نہ کریں۔ چند ٹکوں کے لئے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ کی ناراضگی مول لے کر اپنی دنیا اور آخرت برباد نہ کریں۔ عام اخبار و رسائل کتابوں اور کاپیوں کو جلا کر راکھ کو دریا یا نہر میں بہا دیں۔ یا کسی صاف جگہ پر دفن کر دیں۔ دینی رسائل کسی دینی مدرسہ۔ امام مسجد یا طالب علم کو دے دیں تاکہ وہ ان سے مستفید ہو سکیں۔ ان کو بھی منع کر دیں کہ وہ پڑھنے کے بعد ان رسائل کو ردّی میں فروخت نہ کریں۔

دیندار دُکانداروں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ خاکی کاغذ کے بنے ہوئے لفافے استعمال کریں۔ دوسری ردّی ہرگز نہ خریدیں۔ یہ درست ہے کہ یہ لفافے انکو ردّی کے مقابلہ میں مہنگے پڑیں گے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلعم تو ناراض نہ ہوں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس طرح ان کی روزی میں کسی اور طریقہ سے کشادگی اور برکت پیدا ہو جائے گی۔

ہماری حکومت اسلامی ہونے کا دعوےٰ تو کرتی ہے۔ لیکن خدا جانے اس کی قانون بنانے والی مشینری کیوں حرکت میں نہیں آتی۔ موجودہ حکومت کے پاس تو عام قانون کے علاوہ مارشل لاء کی بھی طاقت ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مارشل لاء کا ضابطہ نافذ کرکے فوراً اس جرم کا انسداد کر سکتی ہے۔ ہماری خواہش تو یہ تھی کہ مارشل لاء کو اسلام کے تابع کر دیا جاتا اور اوامر کی ترویج اور نواہی کی روک تھام کے لئے مارشل لا کو استعمال کیا جاتا تو یہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا باعث بن جاتا۔ ہمارا کام حکومت کو اس طرف توجہ دلانا ہے ہم نے اس فرض کے ادا کرنے سے اب تک نہ کوتاہی کی ہے اور نہ آئندہ کریں گے۔ انشاء اللہ کرنا نہ کرنا حکومت کا کام ہے ؎

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جائیں گے

سُرخ نشان

اگر آپ کے نام اور پتہ کی چٹ پر سُرخ نشان ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ اس کے بعد آپ کا فرض ہے کہ آپ یا تو مزید چندہ بھجوا دیں یا ہمیں اطلاع دے دیں کہ آپ آئندہ خریدار نہیں رہنا چاہتے۔ اگر آپ نہ یہ کریں اور نہ وہ کریں تو لامحالہ ہم آپ کی خدمت میں

باقی برصفحہ ۱۸

از عبد الرحمٰن لدھیانوی شیخوپورہ

عذابِ دوزخ کی کیفیت

قرآن و حدیث کے الفاظ سے دوزخ کے دُکھ اور عذاب کا جو تصور اور جو نقشہ ہمارے ذہنوں میں قائم ہوتا ہے وہ بھی اصل حقیقت سے بہت ناقص اور کمتر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ ہماری زبان کے سارے الفاظ ہماری اس دُنیا کی چیزوں کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ مثلاً سانپ اور بچھو کے لفظ سے ہمارا ذہن اسی قسم کے سانپوں اور بچھوؤں کی طرف جاسکتا ہے۔ جو ہم نے اس دنیا میں دیکھے ہیں۔ دوزخ کے اُن سانپوں اور بچھوؤں کا پورا نقشہ ہمارے ذہنوں میں کیسے آ سکتا ہے جو اپنی جسامت، خوفناکی اور زہریلے پن میں یہاں کے ان سانپوں اور بچھوؤں سے ہزاروں درجہ بڑھے ہوئے ہوں گے اور کبھی ہم نے ان کی تصویر تک نہیں دیکھی ہے۔

قرآن اور حدیث میں دوزخ کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو کچھ وہاں پر پیش آنے والا ہے اس کو ہم یہاں پوری طرح سمجھ لیں اور جان لیں اور وہاں کے حالات کا صحیح نقشہ ہمارے سامنے آ جائے۔ بلکہ اس بیان کا اصل مقصد انذار (ڈرانا) ہے اور دوزخ کا خوف دلا کر دوزخ سے بچا کر جنت میں پہنچانے والی زندگی پر اللہ کے بندوں کو آمادہ کرنا ہے۔

کافروں کا ٹھکانہ دوزخ ہے

(۱) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ج (ترجمہ۔ اور جو لوگ منکر ہیں۔ ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔)

(۲) فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۱ ۔ ع ۳)۔ (ترجمہ۔ تو پھر اس آگ سے بچو۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(۳) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (پ ۲۷ ۔ ع ۱۲)۔ (ترجمہ یہ دوزخ ہے۔ جس کو گنہگار جھوٹ بتلاتے تھے)

(۴) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ پ ۳۰ ۔ ع ۱۔ (ترجمہ بے شک جہنم تاک میں ہے۔ اور شریروں کا ٹھکانہ ہے۔

(۵) لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ (پ ۱۲ ۔ ع ۱۰) (ترجمہ۔ مجھ کو جنوں اور آدمیوں سے اکٹھے دوزخ بھرنی ہے۔

(۶) اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝ (پ ۲۹ ع ۱۹) (ترجمہ۔ ہم نے منکروں کے واسطے زنجیریں تیار کر رکھی ہیں۔ طوق اور دہکتی ہوئی آگ۔)

(۷) فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ط (پ ۱۷ ۔ ع ۹) (ترجمہ۔ سو جو منکر ہوئے ان کے واسطے آگ کے کپڑے قطع کئے گئے ہیں)

(۸) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ (پ ۱۹ ۔ ع ۹)۔ (ترجمہ۔ اور دوزخ کو بے راہوں کے سامنے نکالا جائے گا)

دوزخ کی آگ کی شدّت

(۱) قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ط لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ (پ ۱۰ ۔ ع ۱۷) (ترجمہ۔ تو کہہ دوزخ کی آگ سخت گرم ہے۔ اگر ان کو سمجھ ہوتی۔

(۲) اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ (پ ۳۰ ۔ ع ۲۲) (ترجمہ۔ وہ آگ پھینکتی ہے چنگاڑیاں جیسے محل۔ گویا وہ زرد اونٹ ہیں۔)

(۳) اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۔ (پ ۲۹ ع ۱)۔ (ترجمہ۔ جب اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا دھاڑنا سُنیں گے۔ اور وہ اُچھل رہی ہوگی۔)

(۴) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ (پ ۲۹ ۔ ع ۱)۔ (ترجمہ۔ قریب ہے کہ پھٹ پڑے جوش سے)

(۵) نَارٌ حَامِيَةٌ (پ ۳۰ ۔ ع ۲۶)۔ (ترجمہ۔ آگ دہکتی ہوئی)

(۶) نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (پ ۳۰ ع ۳۶) (ترجمہ۔ بھڑکتی ہوئی آگ)

(۷) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ پ ۳۰ ع ۱۹) (ترجمہ۔ ایک آگ ہے اللہ کی سلگائی ہوئی)

(۸) نَارًا تَلَظّٰى (پ ۳۰ ۔ ع ۱۷)۔ (ترجمہ۔ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔)

(۹) شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ (پ ۲۷ ۔ ع ۱۲) (ترجمہ۔ شعلے صاف آگ کے اور دُھواں۔

(۱۰) كَلَّا ط اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ (پ ۲۹ ۔ ع ۷) (ترجمہ۔ ہرگز نہیں۔ بیشک وہ تپتی ہوئی آگ ہے۔ کھالوں کو اتارنے والی۔

(۱۱) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (پ ۲۹ ع ۱۵) (ترجمہ۔ اور آپ نے کیا سمجھا ہے وہ آگ نہ باقی رکھے۔ نہ چھوڑے۔ جھلس دینے والی ہے بندوں کو)

(۱۲) اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا (پ ۲۹ ۔ ع ۱۳)۔ (ترجمہ۔ البتہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور آگ کا ڈھیر)

(۱۳) فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ (پ ۲۷ ۔ ع ۱۵)۔ (ترجمہ۔ تیز بھاپ میں اور جلتے پانی میں۔ اور دھوئیں کے سایہ میں۔ نہ ٹھنڈا اور نہ عزت کا)

کافروں کے لئے خلود فی النار

(۱) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (ترجمہ۔ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے)

(۲) ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ (پ ۱۱ ۔ ع ۱۰) (ترجمہ۔ ہمیشہ کا عذاب چکھو)

(۳) وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ط پ ۱۳ ۔ ع ۱۵) (ترجمہ۔ اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر طرف سے اور وہ نہیں مرتا۔)

(۴) لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا (پ ۳۰ ۔ ع ۲) (ترجمہ۔ اس میں قرنوں رہا کریں گے)

دوزخیوں پر عذاب

(۱) يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ (پ ۱۷ ۔ ع ۱۹)۔ (ترجمہ۔ ان کے سر پر جلتا پانی ڈالتے ہیں۔

(۲) يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ (پ ۱۷ ۔ ع ۹)۔ (ترجمہ۔ گل کر نکل جاتا ہے

باقی بر صفحہ ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ یوم الجمعۃ ۱۵ صفر ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۵۹ء عیسوی

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اما بعد

آج اسلام کے مختلف پہلوؤں پر قرآن مجید کی روشنی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں

نمبر ۱

اللہ تعالیٰ کے ہاں دینوں میں سے فقط دین اسلام مقبول ہے

اس کا ثبوت

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا ۢ بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (سورۃ آل عمران ع ۲ پ ۳) ۔ ترجمہ ۔ بیشک دین اللہ کے ہاں فرمانبرداری ہی ہے ۔ اور جنہیں کتاب دی گئی تھی ۔ انہوں نے صحیح علم ہونے کے بعد آپس کی ضد کے باعث اختلاف کیا اور جو شخص اللہ کے حکموں کا انکار کرے تو اللہ جلدی حساب لینے والا ہے ۔

حاصل

یہ نکلا کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں فقط مذہب اسلام ہی مقبول ہے اور بنی اسرائیل جو اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا ۔ اس سے محض آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث ماننے سے انکار کیا تھا ۔

۲

اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دین قبول نہیں ہے

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (سورہ آل عمران ع ۹ ۔ پ ۳) ترجمہ ۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے ۔ تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانیوالوں میں سے ہوگا ۔

حاصل

بالکل صاف ہے کہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب قبول نہیں ہے اور تمام ان دوسرے دینوں کے متبعین قیامت کے دن نقصان اٹھائیں گے یعنی بجائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو ناراض ہوگا اور بجائے اس کے کہ ان کو جنت میں داخل کرے دوزخ میں داخل کرے گا ۔ اللھم لا تجعلنا منھم ۔

۳

جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ کَذٰلِکَ یَجْعَلُ اللّٰہُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (سورۃ الانعام ع ۱۵ پ ۸) ترجمہ ۔ سو جسے اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کے سینے کو اسلام کے قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینے کو بے حد تنگ کر دیتا ہے ۔ گویا کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے ۔ اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے ۔

حاصل

یہ ہے کہ جن انسانوں کی طبیعت میں خلوص وللّٰہیت اور رضاء الٰہی مطلوب ہوتی ہے ۔ انہیں اسلام نصیب فرما دیتا ہے اور جو لوگ بد باطن اور دل کے کھوٹے اور محض رسمی طور پر اسلام کو قبول کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسلام لاکر مسلمانوں میں شامل ہو جائیں اور اس نسبت سے دنیا کا مفاد حاصل کرتے رہیں ۔ ان بدنصیبوں کو اسلام کے قبول کرنے کی توفیق ہی نہیں دیتا ۔ بلکہ ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جس طرح کوئی شخص زور سے آسمان پر چڑھنا جاتا ہے مگر چڑھ نہ سکے ۔ اس لئے وہ شخص تنگ دل ہوتا ہے ۔

۴

اسلام پر ایمان لانے والو ۔ اللہ تعالیٰ پر اسلام کے قبول کرنیکا احسان مت رکھو

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ج بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ (سورۃ الحجرات پ ۲۶) ترجمہ ۔ آپ پر اپنے اسلام کا احسان جتاتے ہیں ۔ کہدو مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتلاؤ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے ۔ کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری راہنمائی کی ۔ اگر تم سچے ہو ۔

حاصل

یہ ہے کہ ایمان کا نصیب ہونا بھی اللہ تعالےٰ کا فضل ہے ۔ وہ جس کو اہل سمجھتا ہے ۔ اس کو یہ نعمت عطا فرماتا ہے ۔

۵

اسلام میں رہتے ہوئے مرو

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
(سورۃ البقرہ۔ ع ۱۶۔ پ ۱)۔ ترجمہ۔

اور کون ہے جو ملت ابراہیمی سے روگردانی کرے سوائے اس کے جو خود ہی احمق ہو اور ہم نے تو اسے دنیا میں بھی بزرگی دی تھی۔ اور بے شک وہ آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں سے ہوگا۔ جب اسے اس کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا تو کہا کہ میں جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں اور اسی بات کی ابراہیم اور یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو۔ بیشک اللہ نے تمہارے لئے یہ دین چن لیا ہے۔ سو تم ہرگز نہ مرنا۔ مگر درآنحالیکہ تم مسلمان ہو۔

حاصل

یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب ؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہنے کی وصیت کی تھی معلوم ہوا کہ ان انبیاء علیہم السلام حضرات کے ہاں اسلام سب سے زیادہ محبوب چیز تھی کہ اپنی آئندہ آنے والی نسل کو بھی یہ وصیت فرما گئے کہ مرتے دم تک اسلام کا دامن نہ چھوڑیں۔

۶

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے مذہب اسلام قبول کیا اور حضرت عیسیٰ ؑ کو اپنے اسلام پر گواہ بنایا

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (سورۃ آل عمران رکوع ۵ پ ۳) ترجمہ۔ بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے سو اسی کی بندگی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ جب عیسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل کا کفر معلوم کیا تو کہا اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار ہے۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ ہم اللہ پر یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم (اللہ کے) فرمانبردار ہونے والے ہیں۔

حاصل

یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے بطیب خاطر اسلام قبول کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے اسلام پر گواہ بنایا۔ تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت کی برکت سے ان کا اسلام بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جائے اور اللہ تعالےٰ راضی ہو کر ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دے۔

۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مذہب اسلام ہونا فرمایا ہے

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (سورۃ الانعام۔ ع ۲۰۔ پ ۸) ترجمہ۔ کہہ دو میرے رب نے مجھے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے ایک صحیح دین ابراہیم کی ملت جو ایک ہی طرف کا تھا۔ اور مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔

اسلام

فرمانبرداری ہی کا نام تو ہے۔ لہٰذا سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہر حکم الٰہی کو دل سے ماننے اور اس پر عمل کرنے میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں۔ کیونکہ سب سے پہلے وہ حکم الٰہی آسمان سے آپ ہی پر نازل ہوتا ہے۔ اس لئے آپ ہی اس پر دل سے مہر تصدیق لگاتے ہیں اور اگر فوری عملدرآمد کا حکم ہو تو حضور انور سب سے پہلے اس پر فوراً عمل درآمد فرماتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ہر حکم الٰہی کے سامنے سرتسلیم خم کرنے اور اس حکم کو عملی جامہ پہنانے میں آپ ساری اُمت سے پیش پیش ہوتے ہیں۔ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ کا یہی مطلب ہے۔

نتیجہ

جب حضور انور ہر حکم الٰہی کی تعمیل کرنے میں سرمو تجاوز نہیں فرماتے اور فوراً اس کی تعمیل کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اگر وہ حضور کا سچا پیروکار اور صحیح معنی میں اُمتی کہلانا چاہتا ہے تو حضور انور کی طرح حکم الٰہی سنتے ہی عمل کرنے کیلئے بلا چون وچرا دل سے مہر تصدیق لگائے اور حسب وقت کمربستہ اور کھڑا ہو جائے۔ یہی ہے سچا اور کھرا۔ اصلی مسلمان۔ اللھم اجعلنا منھم

۸

اگر قرآن مجید والا اسلام قبول نہ کیا جائے تو پھر آپس میں بعض انسانوں کو اپنا رب بنانا پڑے گا اور انسان شرک سے بچ نہیں سکے گا

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (سورۃ آل عمران ع ۷، پ ۳)

ترجمہ۔ کہ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ سوائے اللہ کے

کسی کی بندگی نہ کریں۔ اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور سوائے اللہ کے کوئی کسی کو رب نہ بنائے پس اگر وہ پھر جائیں تو کہدو۔ گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہونے والے ہیں۔

انسانوں کو اپنا رب بنانے کا ثبوت

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ التوبہ ع ۵ پ ۱۰)

ترجمہ۔ انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی۔ حالانکہ انہیں حکم یہی ہوا تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ان لوگوں کے شریک کرنے سے پاک ہے

حاصل

یہی نکلا کہ اللہ تعالیٰ کی مقدس آسمان سے نازل شدہ کتاب کو چھوڑ دیا جائے تو پھر انسان کے اپنے زعم اور خیال میں جو مقدس ہستیاں ہونگی۔ ان کو خدا تعالیٰ کا درجہ دے دیتا ہے۔ مثلاً در اصل چیزوں کا حلال یا حرام کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جس چیز کے استعمال کی اللہ تعالیٰ اجازت دے وہ استعمال کریں اور جس چیز کے استعمال کو ممنوع قرار دے اس کو حرام سمجھے۔ پھر یہ درجہ اپنی نظر میں جو دیندار آدمی ہو اس کو دے دیتا ہے۔ مثلاً جاہل کہتے ہیں کہ ہمیں کام کے کرنے کی اجازت ہمارے امام صاحب نے دی تھی۔ خواہ وہ (جاہل ہی ہو) یا کہتے ہیں کہ ہمیں اس کام کے کرنے کی اجازت ہمارے پیر صاحب نے دی تھی۔ خواہ وہ امام صاحب اور پیر صاحب قرآن مجید کی ایک آیات کا ترجمہ بھی نہ جانتے ہوں۔ حالانکہ اپنی باگ ڈور فقط اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد پیغمبر خدا ہی کے ہاتھ میں دینی چاہیئے تھی۔ یہی غلطی جو ابھی عرض کر چکا ہوں۔ اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) میں تھی۔ چنانچہ جو آیات ابھی اوپر لکھ چکا ہوں۔ اس میں اہل کتاب کی اس غلطی کا کھلم کھلا ذکر کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام کا حاشیہ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ "ان کے علماء و مشائخ جو کچھ اپنی طرف سے مسئلہ بنا دیتے۔ خواہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہہ دیتے۔ اسی کو سند سمجھتے کہ بس خدا کے ہاں ہم کو چھٹکارا ہو گیا۔ کتب سماویہ سے کچھ سروکار نہ رکھا تھا۔ محض احبار و رہبان کے احکام پر چلتے تھے اور ان کا یہ حال تھا کہ تھوڑا سا مال یا جاہی فائدہ دیکھا اور حکم شریعت کو بدل ڈالا۔ جیسا کہ دو تین آیتوں کے بعد مذکور ہے۔ بس جو منصب خدا کا تھا (یعنی حلال و حرام کی تشریع) وہ علماء و مشائخ کو دے دیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے فرمایا۔ کہ انہوں نے عالموں اور درویشوں کو خدا ٹھہرا لیا۔

اس غلطی کی مسلمانوں میں ایک مثال

ایک حدیث شریف

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُّسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ (رواہ ابو داؤد و رواہ احمد عن معاذ بن جبل)۔

ترجمہ۔ قیس بن سعدؓ نے کہا۔ میں حیرہ میں گیا تھا (حیرہ کوفہ کے پاس ایک قدیم شہر تھا)۔ پھر میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ اپنے مرزبان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ (مرزبان ایک بڑا سرکاری عہدہ دار تھا)۔ پھر میں نے کہا۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا۔ پھر میں نے عرض کی تحقیق میں حیرہ میں گیا تھا۔ پھر میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے مرزبان کو سجدہ کرتے ہیں۔ پھر آپؐ تو اس بات کے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ آپؐ کو سجدہ کیا جائے۔ پھر آپؐ نے مجھے فرمایا تو بتلا اگر تو میری قبر پر گذرے گا تو بھی سجدہ کرے گا۔ پھر میں نے کہا کہ نہیں (یعنی آپ کی قبر پر سجدہ نہیں کروں گا) پھر آپؐ نے فرمایا نہ کرو (یعنی کسی کو بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے سجدہ نہ کرو) اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کے لئے حکم کرتا۔ البتہ عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حق عورتوں پر مردوں کا تجویز کیا ہے۔

اس حدیث شریف سے صاف نتیجہ

یہ برآمد ہوتا ہے کہ سید الانبیاء شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر بھی سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ حالانکہ اہل سنّت والجماعت کا ایمان ہے کہ حضورؐ انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اس فیصلہ میں کوئی شک و شبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں ہے تو کیا پھر اور کوئی بزرگ ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کی مزار پر سجدہ کیا جائے اور اولیائے کرام کب یہ وصیت کر گئے تھے کہ ہمارے مزار پر سجدے کرائے جائیں۔ مگر بعض غیر محقق آئمہ صاحبان اپنے تابعداروں کو اور بعض بے علم صوفی اپنے مریدوں کو قبروں پر سجدہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

ان عوام کہا ماننے والوں اور ان غیر محقق امام صاحبان اور صوفی صاحبان کی بعینہٖ وہی مثال ہے جو یہود و نصاریٰ کی گذر چکی ہے۔ عوام ان غیر محقق مفتیوں کی شہ پر ایک گناہ (اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو سجدہ کرنے کا) کئے

جا رہے ہیں اور محققین علماء کرام کی ایک نہیں سنتے۔

علاوہ اسکے

عوام مسلمانوں میں جو جاہل ہیں۔ کئی ایسی چیزیں رائج ہیں۔ جن کا کھوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مسلک سے بالکل نہیں ملتا۔ مگر ان نا اہل مقتداؤں کی تائید سے وہ چیزیں مسلمانوں میں چلی جا رہی ہیں

دُعا

اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ ان نا اہل مقتداؤں اور مقتدیوں کو ہدایت عطا فرمائے تاکہ قیامت کے دن کی گرفت سے بچ جائیں۔ آمین یا الہ العالمین۔

ایمان اور اسلام کی معنی

برادران اسلام۔ میں چاہتا ہوں کہ ایمان اور اسلام کی معنی پھر خدام الدین کے پڑھنے والے احباب کے دل میں تازہ ہو جائے

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کو دل سے مان لینے کا نام ایمان ہے

اس کا ثبوت

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ط (سورۃ الحجرات۔ ع ۲۔ پ ۲۶) ترجمہ۔ بدویوں نے کہا ہم ایمان لے آئے ہیں۔ کہدو تم ایمان نہیں لائے۔ لیکن تم کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

یہ ثابت ہو گیا کہ ایمان دل سے مان لینے کا نام ہے

باوجود اس کے کہ وہ دیہاتی صاف طور پر کہہ رہے ہیں، کہ ہمارے اندر ایمان موجود ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ ان کے ایمان کی نفی فرما رہا ہے۔ اس ص۴۴

عمر فیاض زمینی مریڑ حسن راولپنڈی

خدا کے حضور

اطاعت تیری کا پرچم یارب اٹھا رہے ہیں　　تیرے حضور ہی میں سر کو جھکا رہے ہیں

سب مشکلیں تو ہی نے آسان کر دکھائیں　　تاریک وادیاں بھی پرشان کر دکھائیں

جس نے بھی تیرے در پر آ کے کوئی صدا کی　　اپنے کرم سے تو نے ہر ایک شے عطا کی

ہدایت کو تو نے ہم کو قرآن بھی دیا ہے　　قلب و جگر کو تو نے ایمان بھی دیا ہے

ہر کام کیلئے پھر قوت بھی تو نے بخشی　　احمد سے ہم سبھی کو الفت بھی تو نے بخشی

یارب کوئی جہاں میں ہم نیک کام کر دیں　　اسلام کا ہی ہر سو پرچار عام کر دیں

یہ کفر کی کدورت ہر سمت سے مٹا دیں

بھولے مسافروں کو رستہ صحیح دکھا دیں

ص۴۴ سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک انسان کے دل کے اندر یہ جذبہ نہ پیدا ہو جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے ماننے کے لئے تیار ہوں اللہ تعالےٰ اس شخص کے ایمان کے زبانی دعوےٰ کو تسلیم نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے کا نام اسلام ہے

اس کا ثبوت

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (سورۃ لقمٰن ع ۳۔ پ ۲۱۔) ترجمہ۔ اور جس نے نیک ہو کر اللہ کے سامنے اپنا منہ جھکا دیا تو اس نے مضبوط ۴۳

۴۴ کڑے کو تھام لیا اور آخر کار ہر معاملہ اللہ ہی کے حضور میں پیش ہونا ہے

اس ترجمہ کو غور سے پڑھئے

تو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام اللہ تعالےٰ کے سامنے اپنا منہ جھکا دینے کا نام ہے۔ یعنی اس کے ہر ارشاد کی عملاً تعمیل کر کے دکھانا۔

دعا

اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح معنی میں مومن اور اصلی اور کھرا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات مورخہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۵۹ء

آج ذکر کے بعد مخدوم و مطاع مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اَمَّا بَعْد

تمہید

جو احباب ہمیشہ آتے ہیں۔ ان کو تو علم ہے کہ اس مجلس کی غرض کیا ہے؟ اس کی غرض ہے تعلق باللہ اور تعلق بالمخلوق کی درستی۔ بعض احباب ہر جمعرات کو نئے ہوتے ہیں۔ ان سے عرض کرتا ہوں کہ صرف رضائے الٰہی کے لئے آئیں۔ یہاں ہر جمعرات کو آنے والوں کو اللہ تعالیٰ مغفرت کا تمغہ عطا فرماتے ہیں۔

اس کا ثبوت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَّطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُحَمِّدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَۃً وَّاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَّاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْاَلُوْنَ قَالُوْا یَسْاَلُوْنَکَ الْجَنَّۃَ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَھَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَۃً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ فَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَھَا مَخَافَۃً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ فِیْھِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَۃٍ قَالَ ھُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ

(رواہ بخاری) باب ذکر اللہ عزوجلّ والتقرب الیہ الفصل الاوّل

(ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے۔ جو راستوں میں ان لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے جو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الٰہی کرنے والے لوگوں کو پا لیتے ہیں تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں۔ آؤ اپنے مقصد کی طرف آؤ (یعنی ذکر الٰہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے اس کے بعد) آپؐ نے فرمایا۔ پس وہ (فرشتے آ جاتے ہیں اور) اپنے پروں سے ذکر الٰہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں۔ تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ تیری عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے۔ تیری تعریف کر رہے تھے اور تیری عظمت کے ساتھ تجھے یاد کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا پھر وہ (فرشتے) کہتے ہیں نہیں اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو دیکھا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر وہ (فرشتے) کہتے ہیں۔

اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ آپ کی بزرگی بیان کرتے اور بہت زیادہ آپ کی تسبیح بیان کرتے آپ نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں (آپؐ نے فرمایا) فرشتے کہتے ہیں۔ آپ سے بہشت مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے۔ اور کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے۔ پھر وہ (فرشتے) کہتے ہیں نہیں۔ خدا کی قسم اے (ہمارے) رب انہوں نے بہشت کو دیکھا نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے اگر یہ لوگ اسے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔ آپ نے فرمایا (فرشتے) کہتے ہیں۔ اگر وہ بہشت کو دیکھ لیں تو بہشت کی خواہش ان میں بہت زیادہ بڑھ جاتی۔ اور بہشت کی طلب ان میں سخت ہو جاتی اور بہشت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ آپ نے فرمایا۔ پھر وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا (فرشتے) عرض کرتے ہیں۔ دوزخ سے آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے۔ پس کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا (فرشتے) کہتے ہیں نہیں۔ اللہ کی قسم اے (ہمارے) رب انہوں نے دوزخ کو دیکھا نہیں ہے آپؐ نے فرمایا پھر (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے۔ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں۔ تو ان کا کیا حال ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر (فرشتے) کہتے ہیں۔ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ خوف زدہ ہوں آپؐ نے فرمایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے۔ پھر میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ آپؐ نے فرمایا فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں فلاں شخص ہے جو ان میں شامل نہیں ہے (مثلاً کسی کام کے لئے ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ لوگ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رکھا جاتا (لہٰذا وہ بھی بخشا گیا)۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو مرتے دم تک اس مجلس کی برکتوں سے مستفیض

ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا کریں کہ صبح کا درس دینے کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے پہلے اللہ تعالےٰ قبرستان پہنچا دیں تاکہ نہ درس قضا ہو اور نہ نماز قضا ہو۔ میں آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو سدا اپنے دروازہ پر لائے کتاب وسنت کا پیغام گوش ہوش سے سننے۔ لوح دل پر لکھ کر لے جانے اور عمل میں لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا الہ العالمین۔

گذشتہ جمعرات، میں نے عرض کیا تھا کہ مسلمانوں میں تین قسم کے آدمی ہیں (۱) خواہشات نفسانی کے بندے (۲) زر پرست۔ (۳) خدا پرست۔ پہلی قسم کے متعلق میں گذشتہ جمعرات عرض کر چکا ہوں۔ باقی دو قسموں کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔

زر پرست

زر پرست ہر کام دنیا کے لئے کرتے ہیں۔ وہ نماز اس لئے نہیں پڑھتے۔ کہ اس میں پیسے نہیں ملتے۔ اڑھائی من کی بوری اٹھا لیں گے کیونکہ اس میں پیسے ملتے ہیں۔ ان کو پیسہ مطلب ہے اللہ تعالےٰ کی رضاء اور رسول اللہؐ کا اتباع مقصود نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَ اِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَ اِذَا شِیْكَ فَلَا انْتُقِشَ (الحدیث) (رواہ البخاری) کتاب الرقاق۔ الفصل الاول۔ (ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دینار درہم اور کپڑے کا بندہ ہلاک ہو۔ اگر اس کو یہ چیزیں دی جائیں تو خوش ہو اور نہ دی جائیں تو نہ خوش ہو۔ ہلاک ہو اور سر نگون و ذلیل ہو یہ بندہ۔ اور جب اس کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے اور نہ نکالا جائے۔

حافظ قرآن مجید

میں ۱۹۱۷ء میں اس مسجد میں آیا تھا اس وقت سے لے کر آج تک میں نے رمضان المبارک میں قرآن مجید سنانے والا ایسا حافظ کبھی نہیں رکھا۔ جس کو پیسے دینے پڑیں۔ تب سے ایسے اللہ تعالیٰ کے بندے آتے رہے ہیں جو حسبتہ اللہ قرآن مجید سناتے ہیں۔ جو حافظ پیسوں کا پہلے فیصلہ کر کے قرآن مجید سنائے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر قرآن مجید سننا گناہ ہے۔ یہ قرآن مجید کو بیچنا ہے۔ وہ صاف کہتے ہیں کہ کتنے پیسے دوگے۔ اگر محلہ والے سو روپیہ کی پیشکش کریں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ سوا سو روپیہ تو میں فلاں مسجد میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ انجمن خدام الدین نے نہ چندہ کرنے کے لئے سفیر رکھے ہوئے ہیں اور نہ چندہ کے لئے اپیلیں شائع کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ہی بھجوا دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو زر پرستی کی بیماری سے پناہ دے۔ آمین یا الہ العالمین۔

خدا پرست

خدا پرست وہ ہیں جن کو ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو۔ ان کی زندگی کا نصب العین ہی رضائے الہٰی ہوتا ہے۔ ان کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝ (سورۃ الدھر ع۱ پ۲۹)۔ (ترجمہ۔ اور وہ اس کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم جو تمہیں کھلاتے ہیں تو خاص اللہ کے لئے نہ ہمیں تم سے بدلہ لینا مقصود ہے اور نہ شکر گزاری) عربی دان ہی اس کلام کا زور سمجھ سکتے ہیں۔ اِنَّمَا کلمۂ حصر ہے۔ زر پرست ہر کام پیسے کے لئے کرتے ہیں۔ خدا پرست اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال لٹاتے ہیں پھر شریف آدمی معمولی سی خدمت پر بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ خدا پرست شکریہ بھی نہیں چاہتے۔ اللھم اجعلنا منھم

ہر چیز کی منڈی ہے

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے چالیس سال سے قرآن مجید سنانے کی توفیق عطا فرما رکھی ہے۔ وہ اگر چاہتا تو ایک سال کے بعد ہی دنیا سے اٹھا لیتا۔ میں چالیس سال سے کہہ رہا ہوں کہ ہر چیز کی علیحدہ علیحدہ منڈی ہوتی ہے۔ کفایت شعار آدمی منڈی میں سودا لینے کے لئے خود جاتے ہیں۔ دولتمند نوکر کو بھجواتے ہیں۔ غرضیکہ منڈی میں سودا لینے کے لئے یا خود جاتے ہیں۔ یا وکیل نوکر کو بھجواتے ہیں۔

ہدایت کی منڈی

جس عقل سے دنیا کے معاملہ میں کام لیتے ہو۔ اسی عقل سے دین کے معاملہ میں کیوں کام نہیں لیتے مساجد ہدایت کی منڈیاں ہیں۔ جس طرح دوسری منڈیوں سے سودا لینے کے لئے یا خود جاتے ہو یا وکیل (نوکر) کو بھجواتے ہو۔ اسی طرح اگر ہدایت کی ضرورت ہے تو یا خود آیئے یا کسی وکیل (شارٹ ہینڈ رائٹر) کو بھجوایئے۔ جو واپس جا کر قرآن مجید کا درس لفظ بلفظ آپ کو سنا دے

جنت کا ٹکٹ

اگر آپ خود آئیں گے تو لوگ کہیں گے۔ میاں صاحب بڑے نیک ہیں۔ دو میل سے روزانہ درس میں موٹر پر آتے ہیں۔ یہ جنت کا ٹکٹ ہے۔ جو یہاں آنے سے میاں صاحب کو ملے گا۔

اس کا ثبوت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّۃُ وَ هٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ (متفق علیہ) وَ فِیْ رِوَایَۃٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ (باب المشی بالجنازۃ۔ الفصل الاول۔ (ترجمہ۔ انس کہتے ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت ایک جنازہ کے پاس سے گذری۔ اور اس کی بھلائی کی تعریف کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کو سن کر فرمایا۔ واجب

ہوئی۔ پھر یہ جماعت ایک اور جنازہ کے قریب سے گذری اور اُسکی برائی کی۔ آپؐ نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس میّت کی بھلائی کی تم نے تعریف کی۔ اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور جس کی تم نے بُرائی کی اُس کے لئے دوزخ واجب ہوئی اور تم لوگ زمین پر خدا کے گواہ ہو۔ (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مؤمن بندے زمین میں خدا کے گواہ ہیں۔

یہ میاں صاحب کے لئے سستا سودا ہے۔ اگر قرآن مجید کا مبلّغ ان کی دو لاکھ کی کوٹھی پر جائیگا تو اس سے دین کی توہین ہوگی۔ لوگ کہیں گے کہ مولوی صاحب کچھ مانگنے ہی گئے ہوں گے۔ میں نے ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور میں صدرِ مملکت سے کہہ رکھا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے فوجی افسروں کو مفت قرآن مجید کی تعلیم دینے کے لئے تیار ہوں۔ نہ حکومت سے کرایہ لوں گا۔ نہ کھانا کھاؤں گا۔ بچوں کی طرح ان افسروں کو قرآن مجید سبقاً سبقاً پڑھاؤں گا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے وہ جس کو چاہے اپنے دروازہ کے سوا سب سے بے نیاز کر دے۔

اللہ کے دروازہ پر

ہم سب کچھ سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ پوچھیں گے کہ جو سیکھا تھا۔ اس پر کیا عمل کرکے آئے ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا ھَلَکَ قُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَّنْ نُّوْقِشَ فِی الْحِسَابِ یَھْلِکُ۔ (متفق علیہ) (باب الحساب والقصاص والمیزان۔ الفصل الثالث)۔

(ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس سے قیامت کے دن حساب نہ لیا جائے مگر وہ ہلاک ہوگا۔ میں نے کہا کیا اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ پس قریب ہے کہ اس سے حساب آسان لیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ یہ پیش کرنا ہے۔ لیکن جس کے حساب میں جرح کی گئی۔ وہ ہلاک ہوگا۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر محض اللہ کے لیے آئیں گے۔ تو وہ راضی ہو جائے گا۔ اور جنت کا ٹکٹ عطا فرما دے گا۔ یہاں آنے سے آنکھیں کھلتی ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور کر کیا رہے ہیں۔ اگر ایک مسلمان لاکھوں روپیہ کا مالک ہو اور اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہے تو یہ دولت اس کے حق میں رحمت ہے۔ لیکن مسلمان نوجوانوں کی اکثریت کو اللہ تعالےٰ آسودہ حال بنا دیں تو وُہ زنا کرنے اور شراب پینے لگتے ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے حرام کی کمائی۔ مجھے ایسے مسلمانوں کے نام معلوم ہیں۔ جن کا والد مرتے وقت فی بیٹا ایک لاکھ روپیہ نقد دے گیا تھا۔ اور کوٹھی الگ تھی۔ اب وُہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو خواہشات نفسانی کے بندے اور زر پرست بننے سے بچائے اور خدا پرست بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العٰلمین۔

تصحیح

مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۵۹ء کے شمارہ میں مندرجہ اغلاط درست کرلیں

۱۔ صفحہ ۹ کالم ۳ "جواب نمبر ۲" کے تحت قرآن مجید کی جو آیت درج ہے اس کی سطر ۶ میں لفظ نَشْقُبُتُنَا کی بجائے شَقُوْتُنَا کر لیں۔

۲۔ صفحہ ۱۲ کالم ۳ میں مرزا غالب کا جو شعر درج ہے اس کی یوں تصحیح کر لیں ؎

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

خط و کتابت کرتے وقت حوالہ چِٹ نمبر ضرور دیں

اولیاء اللہ کے
عارفانہ ارشادات

مُترجمہ۔ عبدالعزیز جعفری سجاول

(۱) گناہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ گناہ کا خیال بھی دل میں نہ لایا جائے۔
(حضرت ابوذر غفاریؓ)

(۲) جس جوانی میں خدا کے خوف کا اظہار ہو جائے۔ وہ جوانی نہایت قیمتی ہے۔
(شاہ ولی اللہؒ)

(۳) نیکی کی منزل اس کو ملتی ہے۔ جو گناہوں کی وادی سے دامن بچاتا ہوا نکل جاتا ہے
(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

(۴) جس شخص کے دل میں خوف خدا جا گزیں ہو جاتا ہے۔ اس کے مُنہ سے کوئی غیر مفید بات نہیں نکلتی۔ خوفِ خدا دنیا کی محبت اور شہوت کو فراموش کر دیتا ہے۔
(حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ)

(۵) انسان کی ہلاکت تین باتوں میں ہے۔ اوّل توبہ کی امید پر گناہ کرنا دوم۔ زندگی کی امید پر توبہ نہ کرنا سوم بغیر توبہ کئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا
(حضرت شقیق بلخیؒ)

(۶) جو شخص دنیا میں اپنی شہرت طلب کرے گا۔ وہ خدائی دین میں سچا نہیں شمار کیا جائے گا۔
(حضرت ابراہیم ادھمؒ)

(۷) بہترین سے بہترین انسان وہ ہے جس کا ہر ایک قدم رضائے الٰہی کیلئے اُٹھے۔
(حضرت ابو سلیمانؒ)

(۸) بیکار دماغ شیطان کا گھر ہے
(حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

(۹) علم ایمان کی بہترین دلیل ہے
(حضرت مولانا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

(۱۰) خدا سے ایسے اشیاء کو طلب کر جو باقی رہنے والے ہوں نہ کہ فانی (حضرت سفیان ثوریؒ)

(۱۱) نماز راہ نجات ہے۔ لہذا بر وقت ادا کیجیے۔ (ایک برگزیدہ اولیاء)

بقیہ عذاب دوزخ صفحہ ۴ سے آگے

اس سے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے

(۳) وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ٥ (پ ۱۷ - ع ۹) اور اُن کے واسطے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

(۴) ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ٥ پ ۲۴ - ع ۱۳ - (ترجمہ۔ پھر آگ میں ان کو جھونک دیں۔)

(۵) وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ٥ (پ ۲۵ - ع ۱۳) - (ترجمہ۔ اور پکاریں گے اے مالک! کہیں ہم پر فیصل کر چکے تیرا رب۔ وہ کہے گا تم کو ہمیشہ رہنا ہے)

(۶) يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ٥ (پ ۲۷ - ع ۱۲ -) - (پھریں گے بیچ اس کے اور کھولتے پانی کے)

(۷) يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ (پ ۲۴ ع ۱۳) - (ترجمہ۔ گھسیٹے جائیں۔ جلتے پانی میں)

(۸) وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا۔ (پ ۲۲ - ع ۱۶) - (ترجمہ۔ اور وہ دوزخ میں چلائیں گے)

دوزخیوں کی خوراک (ماکولات)

(۱) لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ (پ ۲۷ - ع ۱۵) - (ترجمہ۔ البتہ کھاؤ گے ایک تھوہر کے درخت سے)

(۲) لَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ٥ (پ ۲۹ ع - ۵) - (ترجمہ۔ نہ ملے کچھ کھانا۔ مگر زخموں کا دھوون

(۳) إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ (پ ۲۰ - ع ۱۶) ترجمہ (بے شک تھوہر کا درخت دوزخیوں کا کھانا ہے)

(۴) إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ (پ ۲۳ - ع ۶) - (ترجمہ۔ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں نکلتا ہے)

(۵) طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ٥ (پ ۲۳ ع ۶) - (ترجمہ۔ اُس کا خوشہ جیسے سر شیطان کے)

(۶) وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (پ ۲۹ ع ۱۳) - (ترجمہ۔ اور کھانا گلے میں اٹکنے والا)

(۷) لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ٥ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ٥ (پ ۳۰ - ع ۱۳) - (ترجمہ۔ نہیں اُن کے پاس کھانا۔ مگر جھاڑ کانٹوں والا۔ نہ موٹا کرے۔ نہ کام آئے بھوک میں۔

مشروبات دوزخیاں

(۱) تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ (پ ۳۰ ع ۱۳) - (ترجمہ۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی ملے گا)

(۲) وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ (۳) يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ (پ ۱۳ - ع ۱۵) (ترجمہ۔ اور پلائیں گے اس کو پانی پیپ کا۔ گھونٹ گھونٹ پیتا ہے اس کو گلے سے اُتار نہیں سکتا)

(۴) لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا (پ ۳۰ ع ۲) - (ترجمہ۔ وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے۔ مگر گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ)

(۵) فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ (پ ۲۷ ع ۱۵) (ترجمہ۔ پھر اس پر جلتا پانی پیو گے۔ پھر پیو گے۔ جیسے پییں تونسے ہوئے اونٹ)

دوزخیوں کی چیخ و پکار

(۱) وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا (ترجمہ۔ اور اگر آپ دیکھیں گے۔ جس وقت کہ کھڑے کیئے جائیں گے وہ دوزخ پر بس کہیں گے اے کاش ہم پھر بھیج دیئے جاویں اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں۔)

(۲) إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا (پ ۱۸ - ع ۱۷) - (ترجمہ — جب وہ (دوزخ) دیکھے گی ان کو دور کی جگہ سے تو اُس کا جھنجھلانا اور چلانا سُنیں گے۔

(۳) وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ٥ (پ ۱۸ - ع ۱۷) - (ترجمہ۔ اور جب اس کے اندر ایک تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ایک زنجیر میں کئی کئی بندھے ہوئے پکارینگے اس جگہ موت کو)

(۴) فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ (پ ۱۹ - ع ۹) - (ترجمہ۔ پھر اس میں اوندھے ڈالیں ان کو اور سب بے راہوں کو۔

(۵) خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (پ ۲۹ - ع ۵) (ترجمہ۔ اس کو پکڑو۔ پھر طوق ڈالو)

ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (پ ۲۹ ع ۵) (ترجمہ۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو ڈالو)

ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (پ ۲۹ ع ۵) - (ترجمہ۔ پھر ایک زنجیر میں جکڑ دو۔ جس کا طول ستر گز ہے)

مطلب۔ فرشتوں کو حکم ہوگا۔ کہ اسے پکڑو۔ طوق گلے میں ڈالو۔ پھر دوزخ کی آگ میں غوطہ دو۔ اور اس زنجیر میں جس کا طول ۷۰ گز ہے۔ اس کو جکڑ دو۔ تا جلنے کی حالت میں ذرا حرکت نہ کر سکے۔

(۶) تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ٥ پ ۱۸ ع ۶ (ترجمہ۔ آگ اُن کے منہ کو جھلس دے گی اور وہ آپس میں بد شکل ہو رہے ہوں گے۔

(۷) سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ٥ (پ ۱۳ - ع ۱۹) - (ترجمہ۔ اُن کے کُرتے گندھک کے ہیں اور آگ اُن کے منہ کو ڈھانکے لیتی ہے)۔

مطلب۔ گندھک میں آگ بہت جلد اور تیزی سے اثر کرتی ہے۔ اور سخت بدبو ہوتی ہے۔ پھر جیسی جہنم کی آگ ویسی ہی وہاں کی گندھک سمجھ لیجیئے۔

(۸) وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ٥ (پ ۷ ع ۹) - (ترجمہ۔ اور اگر تو دیکھے جس وقت کہ کھڑے کیئے جائیں گے وہ دوزخ پر۔ پس کہیں گے۔ اے کاش ہم پھر بھیج دیئے جائیں اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں گے اور ہم ایمان لانے والوں میں ہو جائیں۔

مطلب۔ دوزخ کی آگ محشر میں جہنمیوں کو دور سے دیکھ کر جوش میں بھر جائے گی اور اس کی غضبناک آوازوں اور خوفناک پھنکاروں سے بڑے سے بڑے دلیروں کے

باقی صفحہ ۱۴ پر

محمد شفیع الدین

ہلاکتِ اقوام

قسط سوم

۱۰۔ ظالم تھے

(۱) وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ (الکہف آیت ۵۹) ترجمہ اور یہ بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کیا ہے۔ جب انہوں نے ظلم کیا تھا ہم نے ان کی ہلاکت کا بھی ایک وقت مقرر کیا تھا۔

ابن کثیرؒ میں ہے " یہ ہیں تم سے پہلے کی امتیں کہ وہ بھی تمہاری طرح کفر و انکار میں پڑ گئیں اور آخر کار مٹا دی گئیں۔ ان کی ہلاکت کا وقت مقرر آ پہنچا اور وہ تباہ و برباد ہو گئیں۔ اے مشرکو تم بھی ڈرتے رہو۔ تم اشرف الرسل اعظم نبی کو ستا رہے ہو اور انہیں جھٹلا رہے ہو۔ حالانکہ اگلے کفار سے تم طاقت میں، سامان و اسباب میں بہت کم ہو۔ میرے عذابوں سے ڈرو۔ میری باتوں سے نصیحت پکڑو"۔

(۲) وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۴-۵) ترجمہ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دی ہیں۔ جن پر ہمارا عذاب رات کو آیا یا ایسی حالت میں کہ دوپہر کو سونے والے تھے۔ جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا۔ پھر ان کی یہی پکار تھی۔ کہتے تھے۔ بے شک ہم ظالم ہی تھے۔

یعنی کفر و طغیان میں احکام الٰہی کو بھول گئے۔ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے ان کی سرکشی کی وجہ سے جب عذاب آیا تو یا تو یہ دوپہر کو عیش و آرام کی نیند سو رہے تھے۔ یا رات کے لمحات مال و دولت کے نشے میں آ کر غفلت سے گنوا رہے تھے جب عذاب آیا تو خود ہی پکار اٹھے یہ سب کچھ ہمارے ظلم کا نتیجہ ہے۔ ظلم، عدوان اور سرکشی کا آخر انجام ہلاکت ہی ہے۔

(۳) وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ِۨالْاُوْلٰى ۝ وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ (النجم ۵۰-۵۴) ترجمہ۔ اور یہ کہ اسی عاد اولیٰ کو ہلاک کیا تھا اور ثمود کو باقی نہ چھوڑا اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو۔ بے شک وہ زیادہ ظالم اور زیادہ سرکش تھے اور الٹی بستی کو اس نے دے ٹپکا۔ پس اس پر (تباہی) چھا گئی جو چھا گئی۔

عاد اولیٰ سے مراد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے۔ (ابن کثیرؒ)

حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کو فرمایا "اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ سو کیا تم ڈرتے نہیں"۔ مگر اسکی قوم کے کافر سردار بولے۔ "ہم تو تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور ہم تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں"۔ (الاعراف۔ آیت ۶۵-۶۶)۔

نتیجہ یہ نکلا کہ نافرمانی اور سرکشی ان کی ہلاکت کا باعث بنی۔

قوم ثمود کی طرف حضرت صالحؑ مبعوث ہوئے تھے۔ آپ نے قوم کو ہدایت فرمائی کہ اللہ کی عبادت کرو تمہارا کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ اور اونٹنی جو بطور معجزہ پہاڑ سے نکلی تھی اس کو نقصان نہ پہنچانے کی تاکید فرمائی۔ مگر سرکش کفر پر ڈٹے رہے۔ اونٹنی کو مار ڈالا۔ اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ عذاب کا حال ابن کثیرؒ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ اوپر آسمان سے سخت کڑاکا ہوا جسکی ہولناک دہشت انگیز چنگھاڑ نے ان کے کلیجے پھاڑ دیئے۔ ساتھ ہی نیچے سے زبردست زلزلہ آیا۔ ایک ہی ساعت میں ایک ساتھ ان سب کا ڈھیر ہو گیا۔ مُردوں سے مکانات، بازار، گلی، کوچے بھر گئے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اول سے آخر تک سارے کے سارے تباہ ہو گئے۔ (سورہ اعراف آیت ۷۸ کی تفسیر)

قوم حضرت نوح علیہ السلام نے آپ کا کہا نہ مانا۔ ودّ۔ سواع۔ یغوث یعوق اور نسر بتوں کی پوجا چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی عبادت نہ کی۔ پانی کا عظیم ترین طوفان آیا۔ سب کافر غرق کر دیئے گئے۔

"الٹی بستی" سے قوم حضرت لوط علیہ السلام مراد ہے۔ جو

(۱) بے حیا تھے۔ منکوحہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت رانی کے لئے جاتے تھے۔

(۲) راستوں پر ڈاکے ڈالتے تھے۔

(۳) اپنی مجالس میں علانیہ بُرے کام کرتے تھے۔ شرم اور حیا چھوڑ بیٹھے تھے۔ (عنکبوت آیت ۲۹)

فرشتوں نے انہیں کے متعلق حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خبر دی تھی۔ اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ (عنکبوت آیت ۳۱)۔ (ترجمہ) ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ یہاں کے لوگ بڑے ظالم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی بستیوں کو تہ و بالا کر دیا۔ ان پر پتھروں کا مینہ برسایا گیا اور سب ہلاک و تباہ کیے گئے

(۴) فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ (الحج آیت ۴۵) ترجمہ۔ سو کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں اور وہ گنہگار تھیں۔ اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔ اور کتنے کنوئیں اور کتنے پکے محل اجڑے پڑے ہیں۔

یعنی کھنڈر رہ گئے کنوؤں پر ایک دن بھیڑ تھی۔ اب کوئی پانی بھرنے والا نہیں۔ محلوں میں ایک دن چہل پہل تھی اب ویران پڑے ہیں۔

۸۔ ہمارے لئے تنبیہ

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۴۷)

ترجمہ - کہدو - اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا ظاہر آ جائے تو ظالموں کے سوا اور کون ہلاک ہوگا۔

یعنی ہمیں ڈر کر ظلم اور غلط راہوں سے کنارہ کش ہو جانا چاہیے

(۲) وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْیًا (مریم آیت ۷۴) (ترجمہ) اور ہم ان سے پہلے کتنی جماعتیں ہلاک کر چکے ہیں - وہ سامان اور نمود میں بہتر تھے۔

یعنی دنیاوی مال و دولت اور دنیوی طاقت انہیں ہلاکت سے نہیں بچا سکتی -

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ

پہلی ایسی بہت قومیں گزر چکی ہیں جو دنیا کے ساز و سامان اور شان اور نمود میں تم سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھیں لیکن جب انہوں نے انبیاءؑ کے مقابلہ میں سرکشی کی اور تکبر و تفاخر کو اپنا شعار بنا لیا - خدا تعالے نے ان کی جڑ کاٹ دی اور دنیا کے نقشے میں ان کا نشان بھی باقی نہ رہا پس آدمی کو چاہیئے کہ دنیا کی فانی ٹیپ ٹاپ اور عارضی بہار سے دھوکہ نہ کھائے - عموماً متکبر دولتمند ہی حق کو ٹھکرا کر مہلک ہلاکت کا لقمہ بنا کرتے ہیں - مال اولاد یا دنیوی خوشحالی مقبولیت اور حسن انجام کی دلیل نہیں۔

۹ - سابقہ اقوام کی ہلاکت کے بعد ہدایت کا سلسلہ

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (القصص آیت ۴۳)

ترجمہ - اور ہم نے موسیٰؑ کو پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد کتاب دی تھی جو لوگوں کے لئے بینائی اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ سمجھیں۔

اب تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید اللہ تعالے کی آخری کتاب ہے - جو اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے -

(۱) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (یونس آیت ۵۷)

ترجمہ - اے لوگو تمہارے رب سے نصیحت اور دلوں کے روگ کی شفا تمہارے پاس آئی ہے اور ایمانداروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

(حاشیہ حضرت شیخ التفسیر مولینا احمد علی صاحب مدظلہ)
تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ اس پند و نصیحت کو مان جاؤ۔ اپنے امراض روحانی سے شفا پاؤ جو اس پر ایمان لے آئیں گے ان کے حق میں یہ بہترین رہنما اور رحمت ہے۔

(۲) قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (الاعراف ۲۰۳) - ترجمہ - کہدو - میں اس کا اتباع کرتا ہوں - جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے بھیجا جاتا ہے - یہ تمہارے رب کی طرف سے بہت سی دلیلیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار ہیں۔

حاصل یہ نکلا کہ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے حکموں پر عمل فرماتے (۲) قرآن کریم میں بصائر یعنی دانائی اور سوجھ کی باتیں ہیں (۳) قرآن کریم سراسر چشمہ ہدایت ہے (۴) اس پر عمل کرنے والوں کے لئے موجب رحمت ہے۔

ہلاکت سے بچنے کا لائحہ عمل یہ ہے کہ ہم قرآن کریم و احادیث شریف (جو قرآن کریم کی عملی شرح ہے) کے حکموں پر چل کر ہدایت یافتہ ہوں اور رحمت الٰہی کے مستحق بنیں۔

۱۰۔ آخری بات

قابل غور حقیقت ہے کہ گزشتہ اقوام کی طرف اللہ تعالے نے نبی بھیجے مگر ان بدبختوں نے ان کی تعلیم پر عمل نہ کیا اور ہنسی مخول میں لگے رہے - جب ان کی ہلاکت کا وقت آیا تو انہیں کوئی بچا نہ سکا۔

فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

ترجمہ - پھر ہم نے بڑے زور والوں کو ہلاک کر دیا اور پہلوں کی مثال گزر چکی ہے۔

اب ہم گزشتہ اقوام کی ہلاکت سے کیوں سبق پذیر نہیں ہوتے۔

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ (القمر آیت ۵۱)

ترجمہ - اور البتہ تمہارے جیسوں کو غارت کر چکے ہیں - پھر کوئی ہے سمجھنے والا -

خدارا سنبھل جاؤ - دین کی طرف لوٹ کر آؤ - اللہ کے انتقام سے ڈرو - ع

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے
نہیں کرتی کبھی ملت کے گناہوں کو معاف
(علامہ اقبال)

عبداللہ ناظم مجلس عروج اسلام لاہور

ارشادات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو دنیائے اسلام میں عظیم الشان جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ایک طرح سے جشن منایا جاتا ہے۔ اور آخر جشن کیوں نہ منایا جائے؟ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری کا دن ہے۔ جو تمام مخلوق سے افضل و برتر ہے۔ کتنی ہی خوشیاں کیوں نہ منائی جائیں۔ پھر بھی اس کا حق ادا ہونا ناممکن اور اللہ جل شانہٗ کی اس نعمت عظیمہ کا شکر ادا ہونا حیطۂ انسان سے باہر ہے جس طرح اللہ رب العزت خالق و مالک ہونے میں وحدہ لاشریک ہے بعینہٖ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قدر و منزلت اور عزت و احترام کے لحاظ سے تمام مخلوق میں واحد و یکتا حیثیت کے مالک ہیں۔ ہم مسلمان کس قدر خوش قسمت ہیں کہ ہمیں خداوند کریم نے اس نبی عربی کی امت میں پیدا فرمایا جو قدر و منزلت میں تمام انبیا و مرسلین سے بڑھا ہوا ہے اور اسی کے باعث آپ کی امت بھی خیرالامم کے لقب سے نوازی گئی۔ اگر ہم اسی ایک احسان کے بدلے تمام عمر اللہ رب العزت کی عبادت میں مشغول رہیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں تو یہ ایک ناممکن الامر ہے کہ اس کی اس نعمت عظیمہ کا شکر ادا کر سکیں۔ چہ جائیکہ اس کے دوسرے انعامات و احسانات کا شکر ادا کریں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۴ ع ۸) "البتہ تحقیق اللہ نے مومنین پر بڑا ہی احسان فرمایا کہ ان لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا"۔

اللہ رب العزت نے انسان کو بے اندازہ انعامات سے نوازا۔ لیکن یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ہم نے تم پر احسان کیا سوائے دو چیزوں کے ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور دوسرا اسلام۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ (پ۲۶ سورہ حجرات آخری رکوع)۔ "لوگ آپ پر احسان دھرتے ہیں کہ اسلام لے آئے کہدیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ دھرو۔ بلکہ اللہ نے تم پر احسان فرمایا کہ تم کو راہ ایمان کی ہدایت عطا فرمائی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو چیزیں بیحد اہم ہیں۔ تبھی تو ان کو اللہ تعالیٰ نے احسان عظیم سے تعبیر فرمایا۔ یہ ہماری کس قدر بدبختی ہے کہ ہم اس احسان عظیم کی کماحقہٗ قدر نہیں کرتے۔ وہ شکریہ یہی تو ہے کہ ان کے احکام کو اپنایا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔ مناسب تو یہ ہے کہ اس مبارک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی سے عوام کو روشناس کرایا جائے۔ حضورؐ کی بعثت کے مقصد کو بھی تو بیان کیجئے کہ جس کے لئے آپ کو اس دنیا میں رونق افروز فرمایا گیا۔ یہ بڑا کٹھن مرحلہ ہے۔ اس تبلیغ کے باعث آپ کو تکالیف بھی جھیلنا ہونگی اور اس سے آپ کے دعوائے محبت کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔ کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اور آپ کا دعوائے محبت کس حد تک درست ہے۔ جس طرح حضورؐ کو دنیا سے شرک و کفر مٹانے کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا اور آپؐ نے اپنے اس مقصد کو باحسن طریق پوری طرح سرانجام دیا۔ اسی طرح آج بھی اس تعلیم کو عام کرنے کی ضرورت در پیش ہے۔ مدعیان اسلام خود ان اعمال و افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جن سے منع کرنے اور جن کو ختم اور دنیا سے نابود کرنے کے لئے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ اب بھی توحید کو پھیلانے اور شرک کی تاریکی کو دور کرنے کی اتنی ہی ضرورت ہے۔ جتنی حضورؐ کے زمانہ مقدس میں تھی۔ اگر آپ نے اس مقصد کو پورا کر دیا تو گویا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات مکمل طور پر بیان کر دی۔

اسی پر اکتفا نہ کیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت فرمائیں گے۔ اور ہم کو بخشوا لیں گے۔ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنی لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرا سے فرمایا تھا۔ کہ اے فاطمہ تم اس پر گھمنڈ نہ کرنا کہ میرا باپ نبی ہے وہ مجھے بخشوا لے گا۔ بلکہ تم خود اپنے اعمال سے بخشی جاؤ گی۔

دراصل اس فرمان سے امت کو تعلیم دینا مقصود ہے کہ وہ اس بھروسہ پر نہ رہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی سفارش فرمائیں گے۔ بلکہ وہ عمل کریں اور پھر عمل پر بھی بھروسہ نہ ہو بلکہ بھروسہ رحمت خداوندی پر ہو۔ عمل بھی ہو تو بھی درگاہ خداوندی میں مقبول ہوں گے۔ جب اس کی رحمت ہوگی۔ اس کی رحمت کے امیدوار ہوں۔

لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا (پارہ ۱۶ ع ۱۵)

خدا کے ہاں ان کو کسی کی سفارش بھی فائدہ نہیں دے گی۔ مگر جس کو رحمان اجازت مرحمت فرمائے گا۔ اور اس کی بات بھی پسند کی جاتی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ جس شخص کے متعلق جس کو حکم دے گا۔ وہی شخص اس کے بارے میں سفارش کی جرأت کر سکے گا۔ اس سے اس بندہ کی عزت و توقیر بڑھانا مقصود ہے۔ ہاں امید اور دعا ضرور ہونی چاہیئے کہ اے رحمٰن و رحیم! ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بنا دے۔ آمین

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

حضورؐ کی عملی زندگی سے اور آپ کے احکامات سے عوام کو روشناس کرائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کی کیفیت عوام سے بیان کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام مسلمانوں کو اپنے تمام اعزہ و اقرباء اور تمام مال و دولت سے زیادہ محبت ہونا از حد ضروری ہے۔ مدار ایمان اسی پر ہے

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (مسلم عن انس)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ مجھے اپنے والدین اور اولاد سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

اور عام طور پر لوگ اس کے بلند بانگ دعاوی بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن محبت کا تقاضہ ہے کہ محبوب کے اقوال و افعال اور احکامات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا جائے۔

اسے دل اگر ہے تجھ کو محبت رسول کی
شیوہ بنالے اپنا اطاعت رسول کی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت منانے کا طریقہ تو تمام سال جاری رہنا چاہیئے۔ اس میں نہ دیوبندیوں کا اختلاف نہ بریلویوں کا اور نہ کسی اور مسلک کے شخص کا۔ یوم ولادت منانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ آپ کی تعلیم و تبلیغ سے اقوام عالم کو روشناس کرایا جائے اور آپ کی تعلیم کو عام کیا جائے۔ نہ یہ کہ صرف ۱۲ ربیع الاول کو چند غلط سلط روایات و واقعات بیان کر دیئے اور بس۔ بلکہ آپ کی پوری زندگی کا نقشہ عوام کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ ان سے عمل کا مطالبہ ہو اور خود ان کے سامنے پیکر عمل بن کر آیا جائے۔ اور ان کے سامنے عملی نمونہ پیش کر دیا جائے

مجھے اعتراف ہے کہ میں ادیب نہیں اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لیکن اس خیال سے کہ خدا تعالےٰ میرا نام بھی مداحان رسول ؐ لکھ لے۔ اور اسی باعث میری نجات ہو جائے۔

چونکہ یوم ولادت منانے کا مقصد یہی ہے کہ آپ کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مختصر سے مضمون میں چالیس عدد حدیثیں جو اعمال و اعتقادات سے تعلق رکھتی ہیں درج کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

چالیس احادیث کی نشر و اشاعت کے متعلق بشارت نبوی ہے کہ فقہاء و علمائے امت کے ساتھ اس کا حشر و نشر ہوگا۔

(۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ ——— بھلائی کی دعوت دینے والا بھلائی کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

(۲) لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ ——— مجھ سے غلط بات منسوب نہ کرو۔ جس شخص نے میرے متعلق دروغگوئی سے کام لیا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(۳) مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ——— جس شخص نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی اسے جہنم میں ٹھکانہ بنا لینا چاہیئے۔

(۴) لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ ——— اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اگرچہ تم کو قتل کر دیا جائے۔ اور جلا دیا جائے۔

(۵) مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ ——— جس شخص نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ دیا۔ اس نے بھی شرک کیا۔ (کیونکہ ان میں مقصود غیر خدا ہوتا ہے)۔

(۶) مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَكَ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔

(۷) لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ اِلَّا اللّٰہَ کسی کے لئے یہ درست نہیں کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو (کسی بھی قسم کا) سجدہ کرے۔

(۸) مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَہٗ فَلَا یَعْصِہٖ جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی اس کو پورا کرنا ضروری ہے اور جس نے نافرمانی کی نذر مانی تو اسے چاہیئے کہ وہ خدا کی نافرمانی نہ کرے۔

(۹) اِذَا سَاَلْتَ فَسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ——— جب تم کسی چیز کا سوال کرو تو اللہ ہی سے سوال کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ ہی سے مدد مانگو

(۱۰) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

(۱۱) مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ ——— جو شخص علم دین کی طلب میں نکلے۔ وہ اللہ کی راہ میں ہے تاوقتیکہ وہ واپس گھر پہنچ جائے۔

(۱۲) خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور پھر قرآن کی تعلیم دے

(۱۳) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ علم دین حاصل کرنا ہر مسلم مرد اور ہر مسلم عورت پر فرض ہے۔

(۱۴) لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ خدا کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہونی چاہیئے۔

(۱۵) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ——— انسان قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔ جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

(۱۶) لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑا کرو۔

(۱۷) مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَھْرِ بَیْتٍ لَیْسَ عَلَیْہِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ ——— جو شخص بغیر منڈیر کی چھت پر سوئے۔ میرا ذمہ اس سے بری ہے۔

(۱۸) وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِكَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ ——— ہلاکت ہے ایسے شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی بات بیان کرے۔ اس کے لئے ویل ہے۔

(۱۹) لَعَنَ اللّٰہُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (ترمذی عن ابن عباس) اللہ کی لعنت ہو۔ قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بنائیں (یعنی قبروں کے ساتھ مسجد کا سا سلوک کریں) اور چراغ جلائیں

(۲۰) نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ (مسلم عن جابر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر عمارات بنوانے سے منع کیا ہے۔

باقی آئندہ

مضمون نگار حضرات کی خدمت میں

گذارش ہے کہ اپنا نام اور پتہ مکمل تحریر کیا کریں۔ مضامین کاغذ کی ایک طرف لکھا کریں اور تصحیح کیلئے سطروں کے درمیان جگہ ضرور چھوڑا کریں۔

مضامین خوشخط اور صاف حتی الامکان خوشخط قلم لکھا کریں۔

مضمون لکھتے وقت کتاب و سنت کے دائرہ میں ہی محدود رہیں اور حوالہ آیت یا حوالہ حدیث ضرور دیا کریں۔

(مدیر)

بقیہ عذاب دوزخ صفحہ ۱۲ سے آگے۔

رہیتے پانی ہو جائیں گے۔
اوندھے منہ ڈال کر انکے چہروں کو آگ میں اُلٹ پلٹ کیا جائے گا۔ اس وقت حسرت کریں گے کہ کاش ہم دُنیا میں اللہ اور رسولؐ کے کہنے پر چلتے تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔
نہ کفار کو جہنم میں موت آئیگی کہ اسی سے تکالیف کا خاتمہ ہو جائے اور نہ عذاب کی تکلیف کسی وقت ہلکی ہوگی۔

ارشادات نبویؐ

(۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اس دُنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ یہی (دنیا کی آگ) کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں اونہتر ۶۹ درجہ بڑھا دی گئی ہے اور ہر درجہ کی حرارت آتش دنیا کی حرارت کے برابر ہے۔

(۲) نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا۔ جس کی چپلیں اور ان کی چپلوں کے تسمے آگ کے ہوں گے۔ اُن کی گرمی سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا اور جوش مارے گا کہ جس طرح چولھے پر دیگچی کھولتی ہے اور اس میں جوش آتا ہے۔ وہ نہیں خیال کرے گا۔ کہ کوئی شخص اس سے زیادہ سخت عذاب میں بھی ہے (یعنی وہ اپنے ہی کو سب سے زیادہ سخت عذاب میں سمجھیگا) حالانکہ وہ دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا (بخاری ومسلم)

(۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اہل دوزخ میں سے (یعنی ان لوگوں میں سے جو اپنے کفر و شرک کی وجہ سے یا فسق و فجور کی وجہ سے دوزخ میں جانے والے ہوں گے) ایک ایسے شخص کو بلایا جائیگا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش و آرام کے ساتھ گذاری ہوگی اور پھر اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دلایا جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ اے آدم کے فرزند! کیا تو نے کبھی بہتریت اور اچھی حالت بھی دیکھی ہے؟ اور کیا کبھی عیش و آرام کا کوئی دَور تجھ پر گذرا ہے۔ وہ کہیگا کبھی نہیں۔ قسم خدا کی اے پروردگار! اور ایک شخص اہل جنت میں سے ایسا لایا جائے گا۔ جس کی زندگی دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف اور دُکھ میں گذری ہوگی۔ اور اس کو ایک غوطہ جنت میں دیا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا۔ کہ اے آدم کے فرزند! کیا کبھی تُو نے کوئی دُکھ دیکھا ہے اور کیا تجھ پر کوئی دَور شدّت اور تکلیف کا گذرا ہے۔ پس وُہ کہے گا۔ نہیں، خدا کی قسم اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں گذری اور میں نے کبھی کسی تکلیف کا مُنہ نہیں دیکھا۔

مطلب یہ ہے کہ دوزخ کا عذاب اتنا سخت ہے کہ اس کا ایک لمحہ عمر بھر کے عیش و راحت کو بھلا دے گا۔ اور جنت میں وہ راحت اور وہ عیش ہے کہ اس میں قدم رکھتے ہی آدمی عمر بھر کے سارے دُکھ اور ساری کلفتیں بھُول جائے گا۔

(۴) سُمرہ بن جُندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں میں سے بعض وہ ہوں گے کہ جن کو آگ اُن کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کو اُن کے زانوؤں تک اور بعض کو ان کی کمروں تک اور بعض کو ان کی ہنسلی تک (مسلم)

(۵) عبداللہ بن الحارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جہنم میں سانپ ہیں جو اپنی جسامت میں بختی اونٹوں کے برابر ہیں اور وہ اس قدر زہریلے ہیں کہ ان میں کا کوئی سانپ جس دوزخی کو ایک دفعہ ڈسے گا تو چالیس سال کی مدت تک وہ اس کے زہر کا اثر پائے گا۔ اور اسی طرح دوزخ میں بچھّو ہیں جو اپنی جسامت میں پالان بندھے ہوئے خچروں کی مانند ہیں۔ وہ بھی ایسے ہی زہریلے ہیں کہ ان میں سے کوئی کسی دوزخی کو ایک دفعہ ڈنگ ماریگا تو چالیس سال تک وہ اس کے زہر کی تکلیف پائے گا۔ (مسند احمد)

(۶) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسّاق (وہ سڑی ہوئی پیپ جو جہنمیوں کے زخموں سے نکلے گی اور جس کے متعلق قرآن مجید میں بتلایا گیا ہے کہ وہی غسّاق انتہائی بھوک میں ان کی غذا ہوگی) اور وہ اس قدر بدبودار ہوگی کہ اگر اس کا ایک ڈول اس دنیا میں بہا دیا جائے تو ساری دنیا اسکی سڑاہند سے بدبُودار ہو جائے (ترمذی)

(۷) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور فیصلہ کر لو کہ ہرگز نہ مروگے مگر اس حال میں کہ تم اللہ کے فرمانبردار بندے ہوگے۔) اور اللہ سے اور اس کے عذاب سے ڈرنے کے سلسلہ میں آپؐ نے بیان فرمایا۔ کہ زقوم ایک درخت ہے جو جہنم میں پیدا ہوگا اور وہ دوزخیوں کی خوراک بنے گا۔ اگر اس کا ایک قطرہ اس دنیا میں ٹپک جائے تو زمین پر بسنے والوں کے سارے سامان زندگی کو خراب کر دے۔ پس کیا گزرے گی اس شخص پر جس کا کھانا وہی زقوم ہوگا۔

(۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا کہ اے لوگو! اللہ اور اس کے عذاب کے خوف سے خوب روؤ اور اگر تم یہ نہ کر سکو۔ یعنی اگر حقیقی گریہ کی کیفیت تم پر طاری نہ ہو تو پھر اللہ کے قہر اور اس کے عذاب کا خیال کر کے تکلف سے روؤ اور رونے کی شکل بناؤ۔ کیونکہ دوزخی دوزخ میں اتنا روئیں گے کہ ان کے چہروں پر ان کے آنسو ایسے بہیں گے کہ گویا وہ بہتی ہوئی نالیاں ہیں۔ یہانتک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے۔ اور پھر آنسوؤں کی جگہ خون بہے گا اور پھر اس خون بہنے سے آنکھوں میں زخم پڑ جائیں گے اور پھر ان زخموں سے اور زیادہ خون جاری ہوگا۔ اور ان

دوزخیوں کے ان آنسوؤں اور خون کی مجموعی مقدار اتنی ہوگی کہ اگر کشتیاں اس میں چلائی جائیں۔ تو خوب چلیں۔ (شرح السنہ)

(۹) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپؐ (اپنے ایک خطاب میں) فرماتے تھے میں نے تمہیں آتش دوزخ سے خبردار کر دیا ہے۔ میں نے تمہیں دوزخ کے عذاب سے آگاہ کر دیا ہے۔ آپ یہی کلمہ بار بار فرماتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ یہ بات اتنی بلند آوازی سے فرما رہے تھے کہ اگر آپؐ اس جگہ ہوتے جہاں پر اس وقت میں ہوں تو بازار والے بھی آپؐ کے اس ارشاد کو سن لیتے اور اس وقت آپؐ پر خود فراموشی کی ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ یہانتک کہ آپ کی کملی جو اس وقت آپؐ اوڑھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے قدموں کے پاس آ گری (دارمی)

(۱۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے جب دوزخ کو بنایا تو جبرائیل سے فرمایا کہ جاؤ اور ہماری بنائی ہوئی دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے اور جاکر اسے دیکھا اور آکر عرض کیا۔ خداوندا آپ کی عزت کی قسم۔ آپ نے دوزخ کو تو ایسا بنایا ہے۔ کہ میرا خیال ہے کہ جو کوئی اس کا حال سن لیگا وہ کبھی بھی اس میں نہ جائے گا۔ یعنی ایسے کاموں کے پاس نہ جائیگا جو آدمی کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں۔ اس کے بعد اللہ نے دوزخ کو شہوات اور نفسانی لذات سے گھیر دیا اور پھر اللہ تعالٰے نے جبرئیل سے فرمایا۔ آپ پھر جاکر اس دوزخ کو دیکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیلؑ پھر گئے اور جاکر اس کو اور اس کے گرد شہوت و لذات کی جو باڑ لگائی گئی تھی اس کو دیکھا اور آکر عرض کیا خداوندا! آپ کی عزت اور جلال کی قسم اب تو مجھے ڈر ہے۔ کہ سب انسان اسی میں نہ پہنچ جائیں (ترمذی ابوداؤد نسائی)

(۱۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ سرکار دو عالمؐ نے فرمایا۔ دوزخ کی آگ ہزار برس تک روشن رکھی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار برس اور جلائی گئی۔ یہاں تک کہ سفید ہو گئی۔ پھر مزید ایک ہزار برس جلائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ بالکل سیاہ اور تاریک ہے۔

(۱۲) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آیت سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا سے مراد آگ کا وہ پہاڑ ہے۔ جس پر کافر ستر برس چڑھے گا اور اُتریگا

(۱۳) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ میں مُہل سے مراد روغن زیتون کی تلچھٹ ہے۔ یہ تلچھٹ ایسی ہوگی۔ کہ جب کافر کے منہ کے پاس لائی جائے گی تو اس کے منہ کی کھال اُتر کر گر پڑے گی۔

(۱۴) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دوزخیوں کے سروں پر ایسا گرم پانی ڈالا جائے گا۔ کہ جب پیٹ تک پہنچے گا تو پیٹ کے اندر کی تمام چیزیں کاٹ کر قدموں کی راہ سے نکال پھینکے گا۔ آیت يُصْهَرُ مَا فِي بُطُوْنِهِمْ میں صہر سے یہی مراد ہے۔ پھر کافر اصلی حالت میں ہو جائے گا۔ اور وہی گرم پانی اس کے سر پر ڈالا جائے گا۔ اور پہلے کی طرح کیفیت ہوگی۔

(۱۵) حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ آیت يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ کی تفسیر میں حضورؐ نے فرمایا کہ زرداب کافر کے منہ کے پاس لایا جائے گا۔ تو اس کو ناگوار ہو گا۔ جب بالکل قریب ہو جائے گا۔ تو اس کا چہرہ بھون جائے گا۔ اور پورے سر کی کھال گر پڑے گی اور پینے کے بعد آنتوں کے ٹکڑے ہو کر دبر سے نکل جائیں گے۔ دیکھو خدا تعالٰے فرماتا ہے وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ۔ پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ ۝

(۱۶) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آیت وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ کی تفصیل میں حضورؐ نے فرمایا کہ کافر کے منہ کو آگ بھون دے گی۔ اوپر کا لب سکڑ کر وسط سر تک پہنچ جائے گا۔ نیچے کا لٹک کر ناف تک آ جائے گا۔ (مشکوٰۃ باب عذاب دوزخ)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ (پ۱۹ ع۴)

(ترجمہ۔ اے رب ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا۔ بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے۔

بقیہ سُرخ نشان صفحہ ۳ سے آگے

وی پی کر دیں گے۔ کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کی اطلاع کے بغیر آپ کو اس دینی جریدہ کے مطالعہ سے محروم کرکے آپ کو رُوحانی نقصان پہنچایا جائے۔ ان حالات میں وی پی وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض احباب اس فرض کی ادائیگی ضروری نہیں سمجھتے اور وی پی واپس کرکے ایک دینی ادارہ کو بلا وجہ مالی نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان سے ہماری درخواست ہے کہ وہ آئندہ اپنے اس فرض کو محسوس کریں۔ وما علینا الا البلاغ

بچوں کا صفحہ

کمال الدین مدرس لاہور کا پروڈکشن

ایک بت پرست کا مشرف باسلام ہو جانا

حضرت عبدالواحد بن زید (جو مشائخ چشتیہ کے سلسلہ میں مشہور بزرگ ہیں) فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ کشتی میں سوار جا رہے تھے۔ ہوا کی گردش نے ہماری کشتی کو ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ ہم نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ ایک بت کو پوج رہا ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کس کی پرستش کرتا ہے۔ اس نے اس بت کی طرف اشارہ کیا۔ ہم نے کہا تیرا معبود خود تیرا بنایا ہوا ہے۔ اور ہمارا معبود ایسی چیزیں بنا دیتا ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا ہو۔ وہ پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو۔ ہم نے کہا اس ذات پاک کی جس کا عرش آسمان کے اوپر ہے۔ اسکی گرفت زمین پر ہے۔ اس کی عظمت اور بڑائی سب سے بالاتر ہے۔ کہنے لگا تمہیں اس پاک ذات کا علم کس طرح ہوا ہم نے کہا اس نے ایک رسول (قاصد) ہمارے پاس بھیجا جو بہت کریم اور شریف تھا۔ اس رسول نے ہمیں یہ سب باتیں بتائیں۔ اس نے کہا وہ رسول کہاں ہے۔ ہم نے کہا کہ اس نے جب پیام پہنچا دیا اور اپنا حق پورا کر دیا تو اس مالک نے اس کو اپنے پاس بلا لیا تاکہ اس کے پیام پہنچانے اور اس کو اچھی طرح پورا کر دینے کا صلہ و انعام عطا فرمائے۔ اس نے کہا کہ اس رسول نے تمہارے پاس کوئی علامت چھوڑی ہے۔ ہم نے کہا اس مالک کی پاک کلام ہمارے پاس چھوڑی ہے اس نے کہا مجھے وہ کتاب دکھاؤ۔ ہم نے قرآن پاک اس کے سامنے رکھا اس نے کہا میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تم اس میں سے مجھے کچھ سناؤ۔ ہم نے ایک سورۃ سنائی۔ وہ سنتے ہوئے روتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ سورۃ پوری ہو گئی۔ اس نے کہا۔ اس پاک کلام والے کا حق یہی ہے۔ کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔ ہم نے اس کو اسلام کے ارکان اور احکام بتائے اور چند سورتیں قرآن پاک کی سکھائیں جب رات ہوئی عشا کی نماز پڑھ کر ہم سونے لگے تو اس نے پوچھا کہ تمہارا معبود بھی رات کو سوتا ہے۔ ہم نے کہا وہ پاک ذات حی قیوم ہے۔ وہ نہ سوتا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے (آیت الکرسی) وہ کہنے لگا۔ تم کس قدر نالائق بندے ہو۔ کہ آقا تو جاگتا رہے اور تم سو جاؤ۔ ہمیں اس کی بات سے بڑی حیرت ہوئی۔ جب ہم اس جزیرے سے واپس ہونے لگے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے چلو۔ تاکہ میں دین کی باتیں سیکھوں۔ ہم نے اس کو اپنے ساتھ لے لیا۔ جب ہم شہر عبادان میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ شخص نو مسلم ہے۔ اس کے لئے کچھ معاش کا فکر بھی چاہیئے۔ ہم نے کچھ درم چندہ کیا اور اس کو دینے لگے۔ اس نے پوچھا یہ کیا ہے۔ ہم نے کہا کچھ درم ہیں۔ ان کو تم اپنے خرچ میں لے آنا۔ کہنے لگا لا الٰہ الا اللّٰہ تم لوگوں نے مجھے ایسا راستہ دکھایا۔ جس پر خود بھی نہیں چلتے۔ میں ایک جزیرہ میں تھا۔ ایک بت کی پرستش کرتا تھا۔ خدائے پاک کی پرستش بھی نہ کرتا تھا۔ اس نے اس حالت میں بھی مجھے ضائع اور ہلاک نہیں کیا۔ حالانکہ میں اس کو جانتا بھی نہ تھا۔ پس وہ اس وقت مجھے کیونکر ضائع کر دیگا۔ جبکہ میں اس کو پہچانتا بھی ہوں (اس کی عبادت بھی کرتا ہوں) تین دن کے بعد معلوم ہوا کہ اس کا آخری وقت ہے اور وہ موت کے قریب ہے۔ ہم اس کے پاس گئے اس سے پوچھا کہ تیری کوئی حاجت ہو تو بتا۔ کہنے لگا میری تمام حاجتیں اس پاک ذات نے پوری کر دیں۔ جس نے تم کو جزیرہ میں (میری ہدایت کے لئے بھیجا تھا) شیخ عبدالواحد فرماتے ہیں کہ مجھ پر دفعۃً نیند کا غلبہ ہوا۔ میں وہیں سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک نہایت سرسبز شاداب باغ ہے اس میں ایک نہایت، نفیس قبہ بنا ہوا ہے۔ اس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ اس تخت پر ایک نہایت حسین لڑکی کہ اس جیسی خوبصورت عورت کبھی کسی نے نہ دیکھی ہو گی۔ یہ کہہ رہی ہے۔ خدا کے واسطے اس کو جلدی بھیجو۔ اس کے اشتیاق میں میری بے قراری حد سے بڑھ گئی۔ میری جو آنکھ کھلی تو اس نو مسلم کی روح پرواز کر چکی تھی۔ ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو میں نے وہی باغ اور قبہ اور تخت پر وہ لڑکی اس کے پاس دیکھی اور وہ یہ آیت شریفہ پڑھ رہا تھا۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ الآیہ۔ (رعد ع ۳) جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آتے ہونگے اور ان کو سلام کرتے ہونگے (جو ہر قسم کی آفت سے سلامتی کا مژدہ ہے۔ اور یہ) اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا تھا (اور دین پر مضبوط جمے رہے) پس اس جہان میں تمہارا انجام بہت بہتر ہے۔

(روض)

حق تعالےٰ شانہٗ کی عطا اور بخشش کے کرشمے ہیں کہ ساری عمر بت پرستی کی اور اس نے اپنے لطف و کرم سے موت کے قریب ان لوگوں کو زبردستی کشتی کے بے قابو ہو جانے سے وہاں بھیجا اور اس کو آخرت کی دولت سے مالامال کر دیا۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ مالک الملک جس کو تو دینا چاہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو نہ چاہے اس کو کوئی دینے والا نہیں ٭

ایڈیٹر
عبد المنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی ... تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جات تعلیم وجیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷

نعت

حامد غازی آبادی فیض باغ لاہور

میسّر دید کا ان کی جو ساماں ہو نہیں سکتا
تو میرے درد دل کا کوئی درماں ہو نہیں سکتا

یہ مانا حضرت یوسفؑ تھے اپنے حسن میں یکتا
کسی کا روشن ایسا روئے تاباں ہو نہیں سکتا

مگر دیکھا جمال شاہِ والا کو تو یوں بولے
حسینوں میں تو کوئی ایسا انساں ہو نہیں سکتا

شبِ معراج خالق کے ہوئے مہمان وہ لیکن
سرِ عرشِ بریں اب کوئی مہماں ہو نہیں سکتا

نہ جب تک پیروی ہر بات میں ہو شاہِ یثرب کی
خدا شاہد کہ میرا کامل ایماں ہو نہیں سکتا

شریعت نام ہے اسلام کے سچے اصولوں کا
بجز ان پر عمل کوئی مسلماں ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کہ پڑھے کوئی حدیث و علمِ قرآں کو
مکمّل اس کو حاصل علم و عرفاں ہو نہیں سکتا

ثنا خوانِ محمدؐ حضرتِ حسّانؓ تھے حامد
مقابل جن کے کوئی بھی ثنا خواں ہو نہیں سکتا

ضروری اعلان!

نیاز محمد پسر فخر الدین ساکن موضع گھروندا ضلع کرنال مقیم حال رحیم یار خاں مغربی پاکستان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپکی زوجہ مسماۃ صدیقن مقیم حال گڑھی دولت ضلع مظفر نگر (ہند) نے شرعی پنچایت میں آپکے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے کہ میرے شوہر مسمی نیاز محمد نے عرصہ گیارہ سال سے میری کوئی خبر گیری نہیں کی اور نہ میرے نان و نفقہ کا کوئی انتظام کیا اب ایسی حالت میں مجھے اس طرح باعزت زندگی گذارنا مشکل ہے اور اس سے قبل کئی بار آپ کو زبانی اور تحریراً بھی آگاہ کیا جا چکا ہے۔ اس لئے اب آخری مرتبہ منجانب شرعی پنچایت آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر آپ نے اندر میعاد ایک ماہ کے اپنی زوجہ مسماۃ صدیقن کے نان و نفقہ کا یا اس کو اپنے پاس لے جانیکا انتظام نہ کیا تو شرعی پنچایت کو حق ہوگا کہ وہ فسخ نکاح کا حکم صادر کر دے تاکہ مسماۃ صدیقن دوسری جگہ نکاح کر کے اپنی بقیہ زندگی باعزت گذار سکے۔ نوٹ۔ اگر کسی صاحب کو نیاز محمد مذکور کا پتہ معلوم ہو تو صدر پنچایت کو مطلع کر کے مستحق اجر و ثواب ہوں۔

(مفتی شرعی صدر پنچایت) محمد عبید المبارک مظاہری مدرسہ عربیہ مظاہر علوم سہارنپور (یوپی) ہند
۲۸ اگست ۱۹۵۹ء
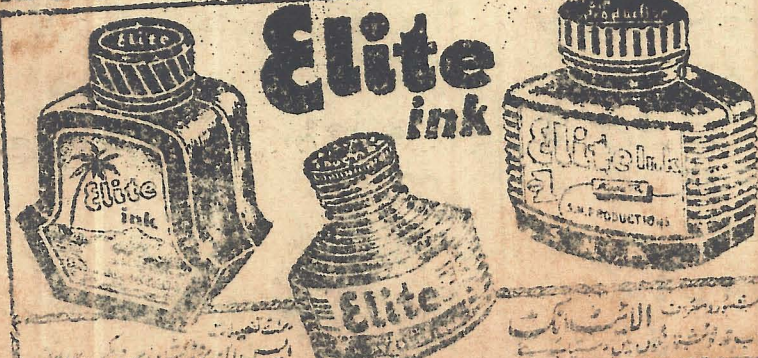
پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور سے شائع ہوا